مولانا شہاب الدین ندوی

نظریہ ارتقاء اور ماقبل آدم مخلوق

نینڈرتھل موجودہ انسان سے مختلف تھا

نینڈرتھل انسان (اپنی ساخت کے اعتبار سے) موجودہ انسان سے قطعاً مختلف تھا۔

He was certainly different from modern man (66)

ابتدائی نینڈرتھل لوگوں کے چہروں کے عمومی نقش و نگار اور اُن کی کھوپڑیوں کا محراب نما ہونا متشرع (ANATOMY) کے اعتبار سے موجودہ ہوموسیپینس (جدید انسان) سے بہت زیادہ مختلف نہیں تھا۔ یہ بات اعضاء کی ہڈیوں کے بارے میں بھی صحیح ہے، اگرچہ یہ سب باتیں ابھی سختی کے ساتھ جانتی ہیں۔ اس کے باوجود اس کے ڈھانچے کی ہیئت پیچیدہ ہے جو موجودہ انسانی آبادیوں سے ممتاز ہے۔

The general pattern of the anatomy of the face and ever of the skull vault of these early Neanderthal peoples was not greatly unlike that of modern Homo Sapien this was also true of the bones of the limbs, although these are still hardly known. There was none-thless a complex of skeletal features that distinguished them from modern human population. 67

---

66. دی ہیومن باڈی۔ ص ۹

67. انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا: ۱۲/ ۹۱۱ مقالہ نینڈرتھل مین

نینڈرتھل انسان کے بارے میں ایک دوسرا بیان یہ بھی ہے کہ یہ گروہ اصلاً کاسۂ سر دانت اور دیگر اوصاف کی یکجائی کی وجہ سے پہچانا گیا ہے جن کی بناء پر اس کو ایک علیحدہ نوع تصور کرنے کے لئے کافی سمجھا گیا ہے۔

This group was originally recognised by a combination of cranial, dental and postcranial features that were generally considered distinct enough to classify Neanderthal man as a seperate species. (68)

اس طرح ان دونوں بیانات میں کچھ تضاد پایا جاتا ہے مگر مجموعی اعتبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ نینڈرتھل مخلوق ایک الگ ہی نوع تھی جس کو غالباً محض اُس کی "ذہانت" کی بناء پر ہوموسیپینس میں شامل کرلیا گیا ہے۔ بہرحال ماہرین اس کے بارے میں کافی تذبذب میں دکھائی دیتے ہیں

نینڈرتھل انسان کے بارے میں ایک اور معمہ

یورپ میں حجری دور کا کلچر تقریباً ۳۵ ہزار سال پہلے دفعتاً غائب ہوگیا اور نینڈرتھل انسان کی جگہ میگنن انسان نے لے لی، جو موجودہ انسان سے قدرے مختلف تھا۔ [69]

نینڈرتھل انسان اچانک اور دفعتاً روئے زمین سے کسطرح غائب ہوگیا؟ یہ ایک ایسا معمہ ہے جو اب تک حل نہیں ہو سکا ہے۔ یعنی زمین کی کھدائی اور طبقات الارض کی تحقیق کے مطابق احفوری ریکارڈ (FOSSIL RECORD) سے یہ نوع اچانک غائب ہوگئی، جس کے بارے میں مختلف نظریات ہیں مگر ان کا کوئی بھی صحیح حل اب تک سامنے نہیں آیا ہے گویا کہ عقل انسانی اس کی گرہ کشائی سے عاجز دکھائی دیتی ہے۔

Quite suddenly these people disappeared from the fossil record and various theories have been put forward to account for their disappearance. (70)

---

68 انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۱۲/۹۱۱ مقالہ نینڈرتھل مین

69 دی ہیومن باڈی، ص 9

70 برٹانیکا ۸/۱۰۴۶، ۱۹۸۳

The factor responsible for the disappearance of the Neanderthal peoples are an important problem to which there is unfortunately still no clear solution. 71

کرو میگنن انسان (CRO-MAGNON MAN) ہوموسیپی ینس (H. SAPIENS) یا

"ذہین انسان" کا دوسرا نمائندہ کرومیگنن انسان مانا جاتا ہے اور یہ نام اس کو اس بنا پر دیا گیا ہے کیونکہ فرانس کے جس غار میں پہلی مرتبہ اس کے نمونے ملے تھے اس کا نام کرومیگنن تھا اور اندازہ ہے کہ کوئی ۳۵ ہزار سال پہلے اس کا ظہور ہوا۔

"مکمل طور پر جدید انسان غالباً ۳۵ ہزار سال پہلے ظاہر ہوا جس کا اولین نمائندہ کرومیگنن انسان ہے جب کہ پتھر کا زمانہ (حجری اوزار کے اعتبار سے) ترقی اور عروج پر تھا۔" [۷۲]

کرومیگنن فرانس کے ایک مقام DORDOGNE میں ایک غار کا نام ہے جہاں پر ۱۸۶۸ء میں ماقبل تاریخ کے چند ڈھانچے برآمد ہوئے۔ [۷۳] ان کے سر لمبے، پیشانیاں چھوٹی، چہرے بہت چوڑے، آنکھیں گہرائی میں اور قد لمبا تھا [۷۴]۔ ان کے دور کے متعلق اندازہ ہے کہ وہ ۳۵ ہزار سے لیکر ۱۰ ہزار سال قبل مسیح تک پائے گئے ہیں جب کہ ایک دوسرے اندازے کے مطابق ان کا دور ۲۵ ہزار سال تصور کیا جاتا ہے [۷۵]۔ ان کے کاسہ سر کی گنجائش (CAPACITY) ۱۶۰۰ مکعب سنٹی میٹر تھی [۷۶]

کرومیگنن انسان موجودہ انسان سے قدرے مختلف تھا۔ یہ اپنے مورثوں کی طرح شکار کرتا اور گروہ کی شکل میں رہتا تھا۔ خانہ بدوش قبیلے غذا کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے تھے۔ یہ تمام تبدیلیاں تقریباً سات سے آٹھ ہزار سال قبل مسیح تک جاری رہیں جب کہ جدید حجری دور کے انسان نے مشرق وسطی میں زراعت اور کاشت کاری کرنے اور مویشی پالنے کا آغاز کیا [۷۷]

---

[۷۱] انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا : ۱۲/۹۱۲ — [۷۲] ایضاً : ۸/۶۰۹

[۷۳] ایضاً : ۵/۲۸۹ — [۷۴] دی آکسفورڈ السٹریٹڈ ڈکشنری، ۱۹۸۲ء

[۷۵]، [۷۶] برٹانیکا : ۵/۲۸۹

[۷۷] دی ہیومن باڈی ص : ۹

کرومیگنن انسان موجود ہے یا ختم ہو گیا؟

نینڈرتھل انسان کے اچانک غائب ہو جانے کے بارے میں جن مسائل کا سامنا ہے، تقریباً وہی مسائل کرومیگنن انسان کے بارے میں بھی پائے جاتے ہیں، اگرچہ اس کے بارے میں کچھ شکوک و شبہات کا بھی اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں بعض تصریحات ملاحظہ ہوں:۔

شاید کرومیگنن انسان کی اصل ہی کی طرح اس کے کلچر کی مدت اور اس کا غائب ہو جانا بھی ایک پیچیدہ سوال ہے، تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ کرومیگنن نسل مابعد کی یوروپین آبادیوں میں جذب ہو گئی [۷۸] مگر اس کے برعکس یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نینڈرتھل انسان ہی کی طرح کرومیگنن انسان بھی ناپید ہو گیا۔ [۷۹]

یہ سوال کہ کرومیگنن انسان کا رشتہ اس سے پہلے کے ہوموسیپی ینس سے تھا یا نہیں؟ اب تک غیر واضح ہے۔ اسی طرح اس کا رشتہ نینڈرتھل انسان سے جوڑنا بھی غیر فیصل شدہ ہے [۸۰] اس سے یہ واضح اشارہ ملتا ہے کہ غالباً یہ الگ ہی نوع تھی۔ بہرحال اگر مزید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ کرومیگنن مخلوق آج باقی نہیں رہی بلکہ پوری طرح ناپید (EXTINCT) ہو چکی ہے تو پھر اسلامی نقطۂ نظر سے "آدم" کے تعین میں کوئی دشواری نہیں ہو گی بلکہ جدید انسان (MODE-RN MAN) یا موجودہ ہوموسیپی ینس کا اولین نمائندہ ہی آدم قرار پائے گا اور اب تک کی تحقیقات کی رو سے بھی یہی بات زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔

احضوری انسان ارتقاء کا ثبوت نہیں ہے!

ارتقاء پسند لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ انسان سے لاکھوں سال پہلے سے انسان جیسی شکل و صورت کی چند انواع کا احضوری اعتبار سے پایا جانا ارتقاء کا ناقابل تردید ثبوت ہے مگر حقیقت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس سے ارتقاء کا ثبوت نہیں ملتا کیونکہ زمانی اعتبار سے کسی نوع کا دوسری نوع سے مقدم ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مابعد کی نوع نے لازمی طور پر اس کے بطن سے جنم لیا ہو بلکہ زیادہ قرین قیاس بات یہ ہے کہ "ترقی یافتہ انواع" زمین کے طبعی حالات کی سازگاری کے اعتبار سے زمانی طور پر یکے بعد دیگرے وجود میں آئی ہوں، پھر جب زمین کے حالات بدل گئے تو اس ناسازگاری کی وجہ سے اگلی انواع ختم ہو گئی ہوں۔

۷۸۔ برٹانیکا: ۲۹۰/۵

۷۹۔ برٹانیکا (خورد): ۱۰۵/۵ ۸۰۔ الیضاً: ۲۹۰/۵

مگر اس موقع پر طبعی حالات کے علاوہ غیر معمولی طور پر بعض فوق الطبیعی عوامل بھی کارفرما نظر آتے ہیں، جیسا کہ اسلامی روایات کے تحت پچھلے صفحات میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اس لحاظ سے "شعوری انواع" یا کوئی بھی مکلّف مخلوق "روئے زمین پر صرف ابتلاء و آزمائش کی غرض سے پیدا کی جاتی ہے اور اس کے سر پر "خلافت ارض" کا تاج رکھا جاتا ہے مگر جب وہ اپنے فرائض کی ادائگی میں ناکام ہو جاتی ہے تو پھر خلافت ارض کا تاج بھی اس سے چھین کر کسی دوسری نئی مخلوق کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ ازل سے یہی سنت الٰہی جاری و ساری ہے، اس موضوع پر اگلے صفحات میں مزید روشنی ڈالی جائیگی۔

غرض اس لحاظ سے سابقہ انواع کے چند جزئی آثار و باقیات کو دیکھ کر جو یہ قیاس کر لیا گیا ہے کہ زندگی کا ارتقاء ادنیٰ سے اعلیٰ حالتوں کی طرف خود بخود بتدریج موجودہ ترقی یافتہ حالت تک پہنچا ہوگا، وہ کسی بھی طرح صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ صرف ایک قیاس یا مفروضہ ہے، جس کے ثبوت میں کوئی مشاہداتی حقیقت موجود نہیں ہے، اس کے علاوہ اس راہ میں کئی ایسے پیچیدہ مسائل بھی کھڑے ہو گئے ہیں جن کا کوئی حل نہیں ہے، انسانی "ارتقاء" کا سلسلہ ماقبل کی انواع سے ملانے کے سلسلے میں جو دشواریاں حائل ہیں، ان کے پیش نظر خود ڈاروِن نے بھی اپنی کتاب DESCENT OF MAN میں اس طرح اعتراف کیا ہے۔

مختلف شکلوں کے ایک سلسلے میں جو بندر نما مخلوق سے موجودہ انسان تک غیر محسوس طور پر بتدریج رونما ہوئے ہیں، اس بات کا تعین کرنا ناممکن ہے کہ (ان مختلف شکلوں کے لئے) انسان کی اصطلاح کب استعمال کی جانی چاہیئے؟

In a series of forms graduating insensibly from some ape-like creature to man as he now exists, it would be impossible to fix on any definite point when the term man ought to be used. 81.

اس لحاظ سے ارتقاء استقرا کی کسوٹی پر ثابت ہونے کے بجائے محض ایک دعویٰ ہی دعویٰ دکھائی دیتا ہے، جس کا کوئی ثبوت اب تک مہیا نہیں ہو سکا ہے بلکہ حقائق مسلسل طور پر اس کو غلط قرار دے رہے ہیں۔

۸۱۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا: ۸/۱۰۴۳، ۱۹۸۳ء

روحِ خداوندی کا جلوہ | لہٰذا ان ناپید انواع کا وجود کسی بھی طرح ارتقاء کا ثبوت نہیں ہو سکتا، بلکہ اس سلسلے میں کچھ ایسے حقائق پائے جاتے ہیں، جو بجائے ارتقاء کے تخلیقِ خصوصی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، ان میں سے ایک واضح اور نمایاں حقیقت یہ ہے کہ حیاتیاتی ارتقاء (BIOLOGICAL EVOLUTION) کی بہ نسبت شعوری و نفسیاتی ارتقاء جس نے مدنیت و عمرانیت کو جنم دیا، بہت تیزی سے واقع ہوا ہے، جس نے ماہرین کے سامنے ایک سوالیہ نشان کھڑا کر دیا ہے، چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف اس طرح کیا جاتا ہے۔

حیاتیاتی اور نفسیاتی - عمرانی ارتقاء کا بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ حیاتیاتی ارتقاء بہت ہی سست رو واقع ہوا ہے، جس نے انسان کو پیش کرنے کے لئے تقریباً ۲ ارب سال لے لئے جبکہ اس کے برعکس نفسیاتی - عمرانی ارتقاء نہایت تیزی کے ساتھ صرف ایک قلیل مدت یعنی دس ہزار سال میں ہو گیا۔ [۸۲]

مشہور مورخ ٹائن بی نے بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ شعور (CONSCIOUSNESS) کا ظہور پچھلے ایک ملین یا نصف ملین سال سے اتنی شدت کے ساتھ نہیں ہوا، جتنا کہ صرف پچھلے پانچ ہزار سال کے دوران ہوا ہے [۸۳]

اس موقع پر سوال یہ ہے کہ شعوری یا نفسیاتی وصف کی یہ زیادتی اور تیز رفتاری اچانک اور دفعتہً کیونکر نمودار ہو گئی؟ کیا بغیر کسی سبب کے یا اس کے پیچھے کوئی سبب و عامل بھی کارفرما ہے؟ اگر اس کائنات میں "ذہن" کی کوئی کارفرمائی اور اس کی منصوبہ بندی موجود ہے تو پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ غیر معمولی واقعہ بلاوجہ اور بلا سبب پیش نہیں آ گیا اور ایک "بے معنی مادہ" میں یونہی الل ٹپ "معنویت" پیدا نہیں ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ غیر معمولی واقعہ "ظہورِ آدم" کی طرف اشارہ کر رہا ہے جبکہ نقاشِ فطرت نے "نفخِ روح" کے ذریعہ آدم کو پردۂ سیمیں پر پیش کیا تاکہ لاکھوں سال کے فاصلے ہزاروں سال میں طے ہو جائیں۔

آپ مادہ اور اس کے عناصر کا تجزیہ کیجئے اور ان کے خواص و تاثرات کا تفصیلی جائزہ لیجئے آپ کو کہیں بھی "شعور و ادراک" کی پرچھائیاں تک بھی نہ ملیں گی، یہ ایسی پُر اسرار چیز ہے جسکو "روحِ خداوندی" یا "خدائی پھونک" کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ایک فوق الطبعی یا (SUPER NATURAL) چیز ہے جسکی حقیقت تک رسائی انسان کبھی حاصل نہیں کر سکتا اور اس کو طبعیات کی دنیا میں تلاش

---

83. Toynbee mankind and mother Earth, P. 25, oxford University Press, New york, 1976.

کرنا بے سود ہے مگر یہی وہ "امرالہٰی" ہے جس کے ذریعے انسان دیکھتا اور سنتا ہے، بولتا اور لکھتا ہے سوچتا اور خیال کرتا ہے اور احساس و استدلال کرتا ہے۔

اگرچہ سابقہ انواع میں بھی یہ چیزیں کسی نہ کسی درجہ میں موجود تھیں جس کے باعث وہ شرعاً مکلف تھیں مگر اس کی شدت اور تیزی وہ نہیں تھی جو "آدم" میں رکھی گئی تھی۔ اس شدت و تیزی کے اظہار کے لئے غالباً آدم میں "نفخ روح" کا اعلان و اظہار کیا گیا ہے جو آدم کا ایک امتیازی وصف ہے چنانچہ قرآن مجید میں آدم کے لئے تین جگہ اس کا اظہار کیا گیا ہے۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (اور جب میں (اس کے جسم کو) درست کرکے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤ (حجر: ۲۹ اور ص: ۷۲)

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ : (پھر اس نے (آدم کے جسم کو) درست کیا اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا (سجدہ: ۹)

غرض یہ روحِ خداوندی ہی کا تو کرشمہ ہے جو انسان مدنیت و عمرانیت کی اعلا سے اعلیٰ منزلیں طے کر رہا ہے اور اس کا یہ قافلہ کہیں بھی رکتا ہوا نظر نہیں آرہا ہے اور یہ مقام و مرتبہ سوائے آدم اور بنی آدم کے اس دنیا میں کسی دوسری مخلوق کو نہیں مل سکا۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا : اور ہم نے آدم کی اولاد کو یقیناً عزت بخشی، خشکی اور سمندر میں انہیں سوار کیا، انہیں پاکیزہ چیزیں عطا کیں اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی (اسراء: ۷۰)

بات چل رہی تھی حیاتیاتی ارتقاء کی بہ نسبت شعوری اور نفسیاتی ارتقاء کی تیزی اور سرعت کی، تو اس سلسلے میں ماہرین حیاتیات کو اعتراف ہے کہ اس وقت انسانی مرحلے میں "حیاتیاتی ارتقاء" رک چکا ہے اور اب "شعور و ادراک" کی کارفرمائی نظر آرہی ہے، جس نے غیر شعوری اور "بے معنی عمل" کی جگہ لے لی ہے۔ مگر ایسا کیوں ہے؟ یہ بات انسان کے علم میں نہیں آسکی ہے۔

The interiorization of the evolutionary process at the stage of man, whereby conscious intelligence succeeded an apparently unconscious and "meaningless" process. In short, cultural evolution succeeded biological evolution but how it did so remained obscure.[84]

---

[84] دی انسائیکلو پیڈیا آف اگنورنس، ص ۲۲۸، اکسفورڈ، ۱۹۷۸ء

کیا اس کو روح خداوندی کے جلوے کے سوا کوئی اور نام دیا جا سکتا ہے؟ مادہ پرست لاکھ انکار کریں، مگر حقائق اپنی جگہ حقائق ہوتے ہیں۔

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔ اور زمین یقین کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں اور خود تمہارے نفس میں بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟ (ذاریات: ۲۰-۲۱)

چند مسائل اور ان کا حل یہ تھی انسانی "ارتقاء" کی کہانی اور زمین سے برآمد ہونے والے ماقبل تاریخ انسان کا ڈھانچوں یا اس کے آثار و باقیات کے جائزہ پر ایک نظر۔ ظاہر ہے کہ اس سے انسانی ارتقاء تو ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس وقت موجود شدہ حیوانات و نباتات میں باوجود اپنی نوعی اور قریبی مشابہتوں کے ارتقاء ثابت نہیں ہو رہا ہے تو پھر زمین سے برآمد ہونے والے چند ٹکڑوں یا اجزاء کی بدولت ارتقاء کس طرح ثابت ہو جائیگا؟ ہاں البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ان اجزاء (FRAGMENTS) کی اگر واقعی کوئی اہمیت ہے تو پھر ان معدوم شدہ انواع کو کس زمرہ میں شامل کیا جائے؟ تو جیسا کہ عرض کیا جا چکا، اسلامی نقطہ نظر سے یہ مسئلہ بہت ہی آسان ہے کیونکہ آدم سے پہلے بھی زمین پر جنوں اور جنوں کی آبادیاں رہ چکی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کہ پچھلی انواع میں سے آدم کس کو قرار دیا جائے اور جن وجن کس کو؟ تو یہ مسئلہ اس طرح حل ہو سکتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں حضرت آدم علیہ السلام کی جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں، ان کا انطباق جس نوع پر بخوبی ہو جائے، وہی آدم ہے اور اس سے ماقبل کی انواع کو جن اور جن قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس اعتبار سے جدید انسان (MODERN MAN) پر تو حضرت آدم کا انطباق یقینی ہے، جبکہ کرومیگنن نسل پر مشکوک ہے، اگر جدید انسان (جس کا آغاز تقریباً دس ہزار سال پہلے سے مانا جاتا ہے) کا سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا ہے تو جنوں کا سلسلہ کرومیگنن نسل سے شروع ہوا ہوگا یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ نینڈرتھل نسل سے شروع ہوا ہو مگر اس سلسلے میں قطعیت کے ساتھ کوئی بات بیان کرنا ابھی بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے ہمیں مزید تحقیقات کا انتظار کرنا چاہیئے۔

اس سلسلے میں ایک نہایت درجہ قابل غور نکتہ یہ ہے کہ بعض انواع فاسل ریکارڈ سے اچانک غائب کیوں ہو گئیں جیسا کہ نینڈرتھل نسل کے بارے میں کہا جاتا ہے؟ اسی طرح بعض انواع کے درمیان زمانی اعتبار سے خلاء کیوں پایا جاتا ہے؟ تو یہ مشکل مسئلہ اسلامی روایات کی روشنی میں بخوبی حل ہو جاتا ہے کہ ان "شعوری انواع" کو ان کی کسی عالمگیر نافرمانی کی پاداش میں پوری طرح ہلاک کر کے ان کی جگہ پر دوسری نوع کو بسایا گیا ہو جیسا کہ قصۂ آدم کے سلسلے میں مروی ہے کہ تخلیق آدم کے موقع پر فرشتوں نے جنوں کو مار بھگایا اور ان کے وجود سے زمین کو پاک کر دیا۔

آدم کون ہے؟ اس موقع پر اسلامی نقطۂ نظر سے چند ایسے حقائق بیان کئے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آدم نہ صرف ایک مہذب اور ترقی یافتہ شخصیت کا نام تھا بلکہ وہ انتہائی معزز اور تعلیمیافتہ بھی تھا بلکہ وہ بہت وجیہہ اور خوبصورت شخصیت کا مالک تھا، لہذا کسی "بوزنہ" یا "انسان نما بندر" یا "تحت الانسان" پر آدم کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کے متعدد نصوص کی بناء پر حضرت آدم علیہ السلام نہ صرف ابو البشر تھے بلکہ دنیا کے اولین نبی اور پیغمبر بھی تھے۔

۱۔ آدم کو دنیا کی تمام چیزوں کے نام بتا دیئے گئے تھے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا (اور اللہ نے آدم کو سارے نام بتا دیئے (بقرہ : ۳۱)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ آدم علم و معرفت کے اُجالے میں نمودار ہوا تھا نہ کہ جہل و ناواقفیت کے اندھیرے میں، لہذا کوئی جنگلی یا غیر مہذب یا جاہل "انسان" آدم نہیں ہو سکتا۔

۲۔ آدم یعنی دنیا کے پہلے انسان کو اس کی پیدائش کے فوراً بعد بطور معجزہ بولنا سکھایا گیا۔
خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ : اللہ نے انسان کو پیدا کر کے اس کو بولنا سکھایا (رحمان : ۳-۴)

واضح رہے کہ قرآن میں بعض مواقع پر "الانسان" سے مراد حضرت آدم ہیں، مثلاً ملاحظہ ہو : حجر ۲۶، مومنون ۱۲، سجدہ ۷، رحمان ۱۴ اور علق ۵ وغیرہ۔ غرض اس آیت کی تفسیر میں تین اقوال ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت آدم ہیں جیسا کہ ابن عباسؓ اور قتادہ سے مروی ہے۔ اسی طرح "عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" کے بھی تین مطلب ہو سکتے ہیں (۱) ہر چیز کے نام (۲) ہر چیز کا بیان (۳) زبانیں [۵۵]

نیز ابن منذر نے ابن جریجؒ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت آدم ہیں، جن کو اللہ نے ہدایت اور ضلالت کا راستہ کھول کر بیان کر دیا تھا [۵۶]

اس موقع پر یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیئے کہ "تعلیم" کے لئے نطق و گویائی ضروری ہے اور اس خصوصیت کے بغیر یہ مقصد ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم نہ صرف نطق و گویائی سے متصف تھے بلکہ ذہنی و دماغی حیثیت سے بھی ایک اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے، جس کی بناء پر وہ دنیا بھر کی چیزوں اور ان کے حقائق کا ادراک کر سکیں۔ اس موقع پر مفسرین

---

[۵۵] زاد المسیر فی علم التفسیر از ابن جوزی : ۸/ ۱۰۹ مطبوعہ دمشق
[۵۶] تفسیر در منثور، علامہ جلال الدین سیوطی : ۶/ ۱۴۰، بیروت

نے "الاسماء" کی جو تفسیر کی ہے، وہ پیش نظر رہنی چاہیئے، جس کے مطابق حضرت آدم کو دنیا بھر کی تمام چیزیں اور ان کی خصوصیات بتا دی گئی تھیں [۸۸]

جدید اثری تحقیقات کی رو سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ HOMINIDAE خاندان کی کس نوع میں اور کب گفتگو کی زبان کا آغاز ہوا؟ کیونکہ احضوری ہڈیاں اس مسئلے پر کسی بھی طرح کی روشنی ڈالنے سے قاصر ہیں۔ لیکن چونکہ احضوری انسان بڑے بڑے جانوروں کا شکار کرنے کے لئے گروہوں کی شکل میں رہتے تھے، اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ باہم اطلاع دہی کے لئے کچھ غیر لسانی اشارے استعمال کرتے رہے ہوں گے [۸۸]

اس لحاظ سے آدم کا اطلاق اس قسم کی کسی گونگی یا اشاراتی زبان میں گفتگو کرنیوالی مخلوق پر نہیں ہو سکتا۔

۳۔ کیا حضرت آدم لکھنا پڑھنا جانتے تھے؟ اس موضوع پر حسب ذیل آیات سے کچھ روشنی پڑتی ہے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ : پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کر کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ سب سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (علق ۳-۵)

کعب کے بیان کے مطابق پہلے لکھنے والے انسان حضرت آدم ہیں [۸۹] اور ابن قتیبہ نے تحریر کیا ہے کہ حضرت آدم لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور آپ پر ۲۱ اوراق پر مشتمل حروف معجم نازل کئے گئے تھے۔ یہ دنیا کی پہلی کتاب تھی جس میں تمام زبانوں کی حد بندیاں کر دیگئی تھیں [۹۰]

علامہ زرکشی ابوالحسین بن فارس سے نقل کرتے ہیں: بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے عربی اور سریانی اور تمام کتابیں لکھیں، وہ آدم علیہ السلام ہیں، جنہوں نے اپنی موت سے ۳ سو سال پہلے مٹی پر لکھ کر اس کو پکا لیا تھا۔ پھر موصوف فرماتے ہیں کہ خط (تحریر) اکتسابی چیز نہیں بلکہ توفیقی (محض نوازش الہٰی کی بدولت حاصل ہونے والی) چیز ہے، پھر وہ مذکورہ بالا آیات کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ جب حقیقت اس طرح ہے تو پھر یہ بات بعید نہیں ہے کہ اللہ نے حضرت آدم اور دیگر انبیاء کو بغیر اکتساب کے لکھنا سکھا دیا ہو [۹۱]

---

۸۸ دیکھیے انسائیکو پیڈیا برٹانیکا: ۸/۱۰۲۸/۱۹۸۳ء
۸۹ تفسیر روح المعانی: ۳۰/۱۸۱ مطبوعہ بیروت
۹۰ المعارف، ابن قتیبہ، ص ۹، مطبوعہ کراچی
۹۱۔ البرہان فی علوم القرآن، بدرالدین زرکشی: ۱/۳۷۷، بیروت۔

پاکستان کی اقتصادی ترقی میں
قدم بہ قدم شریک

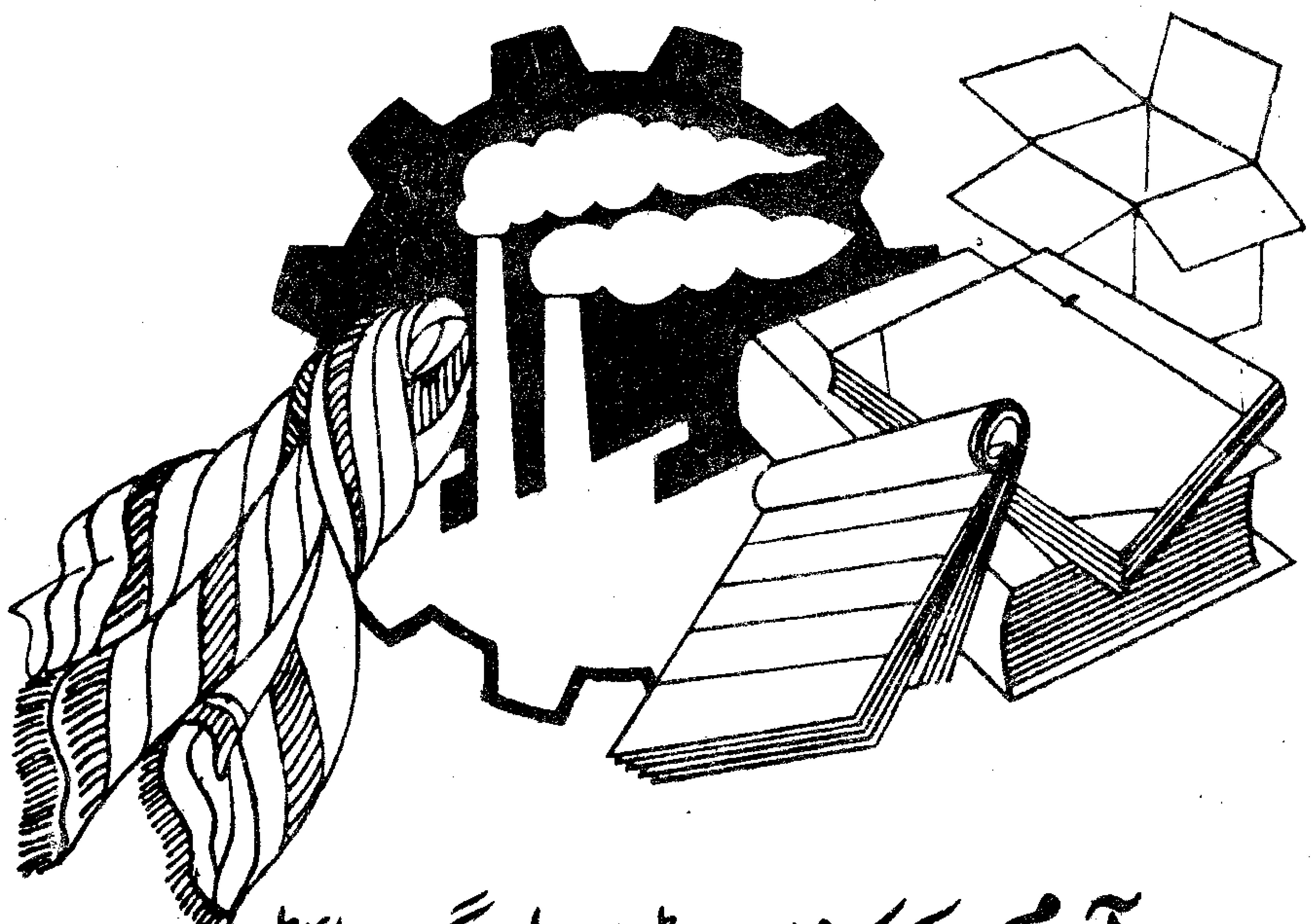

آدمجی کے کاغذ۔ بورڈ اور بلیچنگ پاؤڈر

adamjee

آدمجی پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ

آدمجی ہاؤس۔ پی۔ او بکس ۴۳۳۲۔ آئی۔ آئی چندریگر روڈ۔ کراچی ۲

NATIONAL 45 H

بدہضمی برسات کی سوغات

بدہضمی کا علاج کارمینا سے کیجیے

برسات میں نظامِ ہضم خاص طور پر متاثر ہوتا ہے
اور بدہضمی کی شکایت عام ہو جاتی ہے۔ ان دنوں میں معدے کی کارکردگی بحال رکھنے
کے لیے دونوں وقت پابندی سے کارمینا استعمال کیجیے۔

کارمینا معدے کی گرانی اور ہاضمے کی تمام خرابیوں کا مؤثر اور مجرّب علاج ہے۔

بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن اور تیزابیت
کی صورت میں کارمینا استعمال کیجیے۔

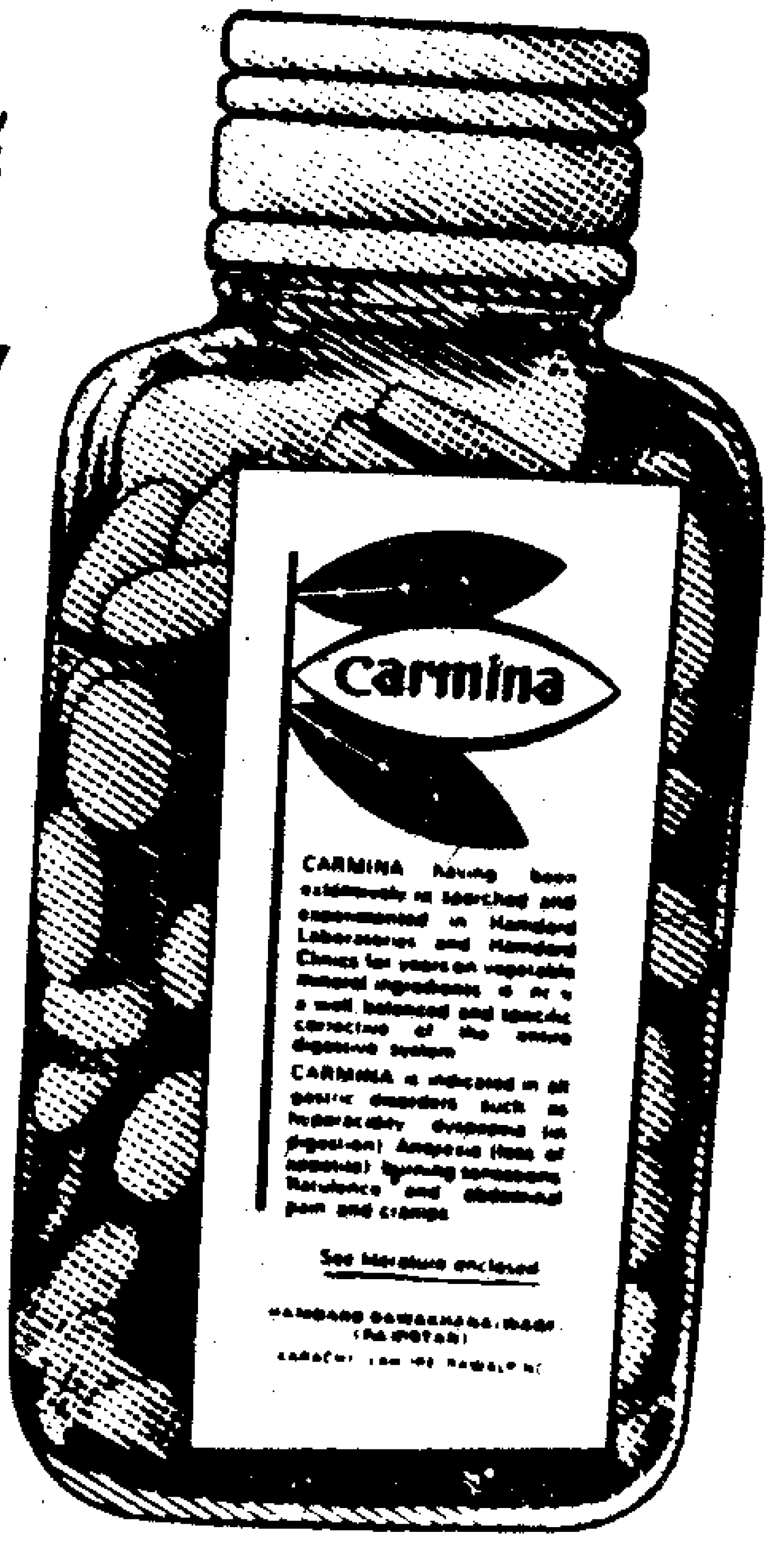

کارمینا

نظامِ ہضم کو بیدار کرتی ہے،
معدے اور آنتوں کے افعال کو
منظم اور درست کرتی ہے۔

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

تحقیق، روحِ تخلیق ہے

Adarts-CAR-2/86